مذہبی تصنیفات اور اصلاحِ اخلاق میں جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا کردار: مفتی محمد فرید اور ان کے منتخب خلفا و مریدین کی خدمات کا مطالعہ

(Role of *Jāmia Ḥaqqānia Akora Khattak* in Religious writings and Moral reform: A Study of the Services of *Muftī Muhammad Farīd* and some of his Disciples and Followers)

محمد آیاز *
ڈاکٹر بادشاہ رحمٰن **
***ڈاکٹر عطاء الرحمٰن

Abstract

This article studies the services of the *'Ulamā' of Dār al-'Ulūm Jāmia Ḥaqqānia Akora Khattak* in the field of religious writings and moral reform. It focuses in this regard on the services of a prominent scholar of the *Jāmia Muftī Muhammad Farīd* and his disciples and followers *Hāfiz Hussain Ahmad Siddīquī, Muftī Muhammad Wahhāb Manglorī, Mawālānā Muhammad Amīn Dost, Mawālānā Abdullah Naqshbandī* and *Mawālānā Muhammad Āyāz Kāngra*. It finds that the services of these scholars in the fields referred are unforgettable. There is a need to get benefit of these scholars and their services to rectify the flaws in the society.

Key Words: *Jāmia Ḥaqqānia, 'Ulamā'*, services

پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع نوشہرہ کے علاقے اکوڑہ خٹک میں واقع "جامعہ دارالعلوم حقانیہ" ایک شہرہ آفاق دینی ادارہ ہے۔ جس کی بنیاد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ نے 6 ستمبر 1947ء میں رکھی تھی۔آپ دارالعلوم

* پی ایچ ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونی ورسٹی آف مالاکنڈ ، دیر لوئر، خیبر پختونخواہ
** اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونی ورسٹی آف ملاکنڈ، دیر لوئر، خیبر پختونخواہ
*** چیئرمین، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونی ورسٹی آف ملاکنڈ، دیر لوئر، خیبر پختونخواہ

دیوبند سے فارغ التحصیل تھے اور دارالعلوم دیوبند ہی میں آپ درس وتدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے، لیکن قیام پاکستان کے بعد جب وہاں جانا مشکل ہوا تو اکابرین دیوبند کے مشورے سے آپ نے اکوڑہ خٹک میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ کی تدریسی، تصنیفی اور دیگر خصوصیات کے ساتھ یہ امر خوش آئند ہے کہ ان کا مطمح نظر تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت بھی ہے، جس کا لازمی نتیجہ دارالعلوم سے سند فراغت حاصل کرنے والے علما کا معاشرے میں اصلاحی کردار ہے، جس کی بدولت معاشرے میں امن، سکون، محبت اور رواداری کو فروغ مل رہا ہے اور لوگوں میں تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کی فکر پروان چڑھ رہی ہے۔ زیر نظر مضمون میں جامعہ دار العلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث مفتی محمد فرید صاحب اور ان کے چند خلفا کی اصلاحی اور تصنیفی خدمات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

مفتی محمد فرید: ایک تعارف

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید صاحب(1926ء-2011ء) آف زروبی ضلع صوابی مولانا حبیب اللہ کے صاحبزادے تھے، جو اپنے زمانے کے مشہور اور جید عالم دین تھے اور صوبہ خیبر پختونخوا، بلوچستان اور افغانستان کے بہت سارے علما ان کے بلاواسطہ یا بالواسطہ شاگرد ہیں۔ حضرت مفتی صاحب مقامی سرکاری سکول میں چھٹی جماعت پاس کرنے کے بعد علم دین کے حصول کے لئے مردان چلے گئے۔ آپ نے علوم وفنون کی اکثر کتابیں اپنے والد سے پڑھیں۔ ان کی وفات کے بعد منطق، فلسفہ اور ریاضی کی بعض کتب مولانا خان بہادر مارتونگی (التوفی 1976ء)، مولانا محمد نذیر چکیسری صاحب (التوفی 1971ء)، مولانا عبدالرزاق شاہ منصوری (التوفی 1977ء) اور دیگر اساتذہ سے پڑھیں۔ اس کے بعد موقوف علیہ اور صحاح ستہ پڑھنے کے لیے مولانا نصیر الدین غور غشتوی رحمہ اللہ (التوفی 1968ء) کے پاس تشریف لے گئے۔ 1371ہجری بمطابق 1952ء میں فارغ التحصیل ہو کر دستار فضیلت حاصل کی۔[1] آپ نے عبد المالک صدیقی رحمہ اللہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی۔ طریقہ نقشبندیہ کی تکمیل کے بعد 17 اگست 1985ء میں خلافت سے نوازے گئے۔ کچھ مدت بعد سلسلہ نقشبندیہ کے علاوہ دیگر سلاسل میں بھی خلیفہ مجاز بنائے گئے۔ مفتی محمد فرید علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد ایک سال اپنے گاؤں زروبی میں اپنے آبائی درس گاہ میں تدریس کی۔ اس کے بعد دار العلوم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے اور ساتھ ساتھ افتاء کا کام بھی کرتے رہے۔ سات سال تک جامعہ میں اکثر علوم فنون کی کتابوں کی تدریس کی۔ پھر دار العلوم اسلامیہ چارسدہ میں تین سال تک استاد الحدیث اور صدر المدرسین رہے۔ پھر مولانا نصیر الدین غور غشتویؒ اور خواجہ عبد المالک صدیقی صاحب کے حکم پر جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے۔ مفتی محمد فرید صاحبؒ دارالعلوم حقانیہ میں تیس سال تک درس وتدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔ اس دوران آپ سے ہزاروں تشنگانِ علوم دینیہ نے استفادہ کیا جو ملک اور بیرون ملک علوم دینیہ کی نشرواشاعت میں مشغول ہیں۔

---

[1]۔ مولانا محمد رقیب مجددی، تجلیاتِ فریدی، (صوابی: الفرید اکیڈمی، 2015ء)، 29۔

مفتی صاحب ایک مقبول مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بلند پایہ مصنف بھی تھے متعدد مقالات اور ہزاروں فتاویٰ کے علاوہ ان کے کئی تصانیف بھی شائع ہوئیں، جو کہ علما اور طلبہ میں کافی مقبول ہیں۔آپ کی کتب میں ہدایۃ القاری علیٰ صحیح البخاری (اردو)، منہاج السنن شرح جامع السنن للترمذی (عربی)، فتح المنعم شرح مقدمۃ المسلم (عربی)، البشریٰ لارباب الفتویٰ (عربی)، العقائد الاسلامیہ باللغۃ السلیمانیہ (پشتو)، مقالات (پشتو)، مسائلِ حج (پشتو)، رسالہ التوسل (اردو) ۔رسالہ قبریہ (اردو)، فتاوٰی دیوبند پاکستان المعروف بفتاوٰی فریدیہ (اردو)، الفرائد البہیہ الی احادیث خیر البریہ (عربی) شامل ہیں۔حضرت مفتی صاحب مدرس اور مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بلند پایہ مفتی بھی تھے ۔پاکستان کے علاوہ بیرونی دنیامیں بھی آپ کے فتاوٰی مقبول تھے ۔آپ کے فتاوٰی مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ مدلل بھی ہوتے ۔آپ کے فتاوٰی کی تعداد ہزاروں میں ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو فیصلہ کرنے کا غیر معمولی فہم عطافرمایا تھا ،جو مقدمات ناقابل حل معلوم ہوتے مفتی صاحب اپنی خداد استعداد وصلاحیت کی بدولت ان کا ایسا حل پیش فرماتے کہ طرفین مطمئن ہوجاتے۔ تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ مفتی صاحب نے دعوت وارشاد کا سلسلہ ذوق و شوق سے جاری رکھا۔آپ جہاں تشریف لے جاتے بیعت ہونے والوں کا ازدحام ہو جاتا۔نماز فجر اور نماز عصر کے بعد معتقدین کے ساتھ مراقبہ کرتے۔یہ دونوں اوقات بیعت اور سلوک کی تعلیم کے لیے خاص تھے۔

حافظ حسین احمد صدیقی

آپ کا پورا نام حسین احمد بن مفتی محمد فرید صاحب ہے۔آپ نے اپنے گاؤں کے ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔سکول کی تعلیم کے دوران آپ نے اپنے گاؤں زروبی میں حافظ محمد صاحب سے قرآن کریم کے دس پارے حفظ کیے اور اس کے ساتھ ساتھ درس نظامی کی ابتدائی کتابیں اپنے والد مکرم مفتی محمد فرید صاحب اور اپنے چچا مولانا محمد زاہد صاحب سے اپنی مسجد میں پڑھیں۔میٹرک پاس کرنے کے بعد علوم دینیہ کی تحصیل کے لئے اپنے والد محترم مفتی محمد فرید صاحب کے ساتھ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے، جہاں دیگر علما کرام کے ساتھ آپ کے والد محترم بھی استاد حدیث کی حیثیت سے اور صدر مفتی کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔دارالعلوم حقانیہ کے شعبہ حفظ و تجوید میں قاری علی الرحمٰن صاحب مانسہروی سے استفادہ کیا اور ان کی نگرانی میں حفظ قرآن کریم کی تکمیل فرمائی۔حفظ قرآن مکمل کرنے کے بعد آپ نے شعبہ درس نظامی میں داخلہ لیا اور ابتدا سے دورہ حدیث تک تمام علوم کی تحصیل جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں اپنے والد مفتی محمد فرید صاحب کے زیر سایہ مکمل کی۔اس کے ساتھ ساتھ مرکزی دارالافتاء جو حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی نگرانی میں قائم تھا، آپ نے وہاں نقل فتاوٰی کی خدمت طویل عرصے تک انجام دی۔یہی وجہ ہے کہ جامعہ حقانیہ کے دارالافتاکے ریکارڈ شدہ رجسٹروں میں دیگر ناقلین فتاوٰی کے ساتھ آپ کا نام بھی موجود ہےاور آپ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہزاروں فتاوٰی جات بھی جامعہ حقانیہ کے ریکارڈ کا حصہ ہیں۔[2]

---

[2] حافظ حسین احمد، سلسلہ مبارکہ (صوابی: الفرید اکیڈمی، 2013ء)، 8۔

1991ء میں آپ نے مفتی محمد فرید صاحب کی اجازت سے "دار العلوم صدیقیہ" زروبی کی بنیاد رکھی جو آج کل علاقے کے بڑے مدارس میں شامل ہے۔آپ دار العلوم صدیقیہ میں مہتمم ہونے کے ساتھ ایک بلند پایہ مدرس بھی ہے۔آپ کے حسن انتظام اور علم پروری کی وجہ سے دار العلوم صدیقیہ میں کئی شعبے کام کر رہے ہیں جن میں خانقاہ فریدیہ، شعبہ حفظ و تجوید، درس نظامی موقوف علیہ تک، تصنیف و تالیف کا شعبہ الفرید اکیڈمی، قدیم وجدید کتابوں کا کتب خانہ، دار الافتاء اور سہ ماہی مجلّہ "در الفرید" شامل ہیں۔ آپ نے اپنے قلم سے دار العلوم حقانیہ میں ہزاروں فتاوٰی کے نقل کی خدمت انجام دی ہے اس کے علاوہ مفتی محمد فرید صاحب کے خطبات جمعہ اور مکتوبات و ملفوظات کو تحریری طور پر آ محفوظ کیا ہے، جو سہ ماہی مجلّہ "در الفرید" میں قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ اس مجلّہ کے مدیر و مسئول بھی ہیں اس کے علاوہ دیگر مستقل مضامین بھی سلسلہ وار لکھ رہے ہیں۔

تصوف و سلوک کے حوالے سے آپ اپنے والد ماجد مفتی محمد فرید صاحب سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے، اسباقِ تصوف کی تکمیل کے بعد آپ کے والد اور مرشد مفتی محمد فرید صاحب نے از خود سندِ اجازت لکھ کر آپ کو خلیفہ مجاز بنایا۔ آپ نے اپنے والد محترم کے حیات میں ارشاد و سلوک کو نئی جہات سے نوازا۔ خانقاہ کا باقاعدہ انتظام، سالانہ نقشبندی اجتماع اور الفرید اکیڈمی کا قیام آپ کے مرہون منت ہیں۔آپ خانقاہ فریدیہ زروبی میں حسب دستور باقاعدہ صبح اور عصر کے بعد اجتماعی مراقبہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ مختلف علاقوں میں نقشبندی اجتماعات میں شرکت کے لئے سفر بھی کرتے ہیں۔حضرت مفتی محمد فرید صاحب کی وفات کے بعد تمام خلفا و سالکین کی طرف سے بالاتفاق آپ کے سر پر جانشینی کی دستار بندی کی گئی۔[3]

مفتی محمد وہاب منگلوری

حضرت مولانا مفتی محمد وہاب صاحب ضلع سوات کے علاقے منگلور میں 10 مئی 1975ء کو پیدا ہوئے۔1979ء میں اپنے والد ماجد سے قاعدہ بغدادی اور پھر ناظرہ قرآن کریم چھ ماہ میں مکمل کیا اور ساتھ ہی والد صاحب سے دو پارے قرآن پاک کا لفظی ترجمہ بھی پڑھا۔ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ 1991ء میں دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے۔داخلے کے مراحل سے گزر کر 7 مئی 1991ء کو درجہ اولیٰ سے اسباق کی ابتدا ہوئی اور 19 نومبر 1998ء کو جامعہ دار العلوم حقانیہ سے سند فراغت حاصل کی۔12فروری 1999ء کو دار العلوم حقانیہ کے شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء میں داخلہ لیا۔مفتی غلام قادر صاحب، مفتی مختار اللہ صاحب، مولانا امجد علی شاہ مدنی، مفتی سیف اللہ حقانی، اور مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب سے تخصص کی کتابیں پڑھیں۔تمام اساتذہ سے محاضرات اور عملی مشق میں بھرپور استفادہ کیا۔ایک سال پورا ہونے پر جامعہ کی طرف سے بطور مقالہ فتاویٰ حقانیہ کے

---

[3] ذاتی انٹرویو بمقام خانقاہ فریدیہ گاؤں زروبی، ضلع صوابی، 22 ستمبر 2019ء بروز اتوار، بوقت 2 بجے بعد از ظہر۔

چند ابواب کی تخریج وترتیب آپ کے حوالے کی گئی، جو تین مہینے میں آپ نے مکمل کیا۔ مقالہ پاس ہو کر 26 اکتوبر 2000ء میں تخصص مکمل کرنے پر آپ کی دستار بندی ہوئی۔

25 جنوری 2001ء کو دارالعلوم حقانیہ کے مرکزی دار الافتاء میں حضرت مولانا سیف اللہ حقانی کے زیر اشراف بطور نائب مفتی آپ کی تقرری ہوئی ۔ تین مہینے بعد مفتی سیف اللہ حقانی اور دیگر اساتذہ کے مشورے سے 10 اپریل 2001ء کو فتاویٰ فریدیہ کی ترتیب و تخریج پر کام شروع کیا اور ساتھ ہی دار العلوم صدیقیہ زروبی صوابی میں تدریس شروع کی اور دارالافتاء قائم کیا۔ تقریباً سات سال وہاں مختلف علوم وفنون کی تدریس کی اور حضرت مفتی محمد فرید صاحبؒ کی نگرانی میں ہزاروں فتاوٰی جاری کئے۔آپ نے مدرسہ ابو عبیدہ بن جراح دنگرام سوات میں 2007ء میں اور دارالعلوم خیر المدارس مینگورہ میں 2008ء میں تخصص فی الفقہ پڑھایا۔ 2011ء سے لیکر اب تک گورنمنٹ دارالعلوم سیدو شریف سوات میں تخصص فی الفقہ اور حدیث کی بعض کتابیں پڑھا رہے ہیں۔4 مئی 1992ء میں مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور 21 مارچ 2002ء میں طریقہ مجددیہ کی تکمیل کرکے اجازت وخلافت حاصل کی ۔ چند ہفتے بعد طریقہ قادریہ مجددیہ میں بھی خلیفہ مجاز بنائے گئے ۔ 15 دسمبر 2008ء میں طریقہ چشتیہ اور طریقہ سہروردیہ میں اجازت وخلافت سے نوازے گئے اور ساتھ خصوصی جبہ پہنا کر آپ کو خلعت عطا کیا گیا ۔

آپ کے تصنیفی کام میں فتاویٰ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں کتاب الایمان والعقائد، کتاب التفسیر والحدیث، کتاب الزکوۃ، باب العشر، کتاب البیوع کی تخریج وترتیب، فتاویٰ فریدیہ کی چھ جلدوں کی ترتیب و تخریج، فتاویٰ مفتی محمود 12 جلدوں کی تخریج (اردو)، فتاویٰ ودودیہ کی تخریج دو جلد (پشتو)، فتاویٰ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کی تخریج (اردو)، عقد الفرائد البہیہ فی جمع القواعد الفقہیہ (عربی)، البشریٰ لارباب الفتویٰ کا اردو ترجمہ، العقائد الاسلامیہ کا اردو ترجمہ، الفرائد البھیہ الی احادیث خیر البریہ (اصول حدیث، عربی)، فیض الفرید، معروف بہ سلسلہ مبارکہ (اردو)، اوراد السالکین (عربی)، مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی کی کتاب تعلیم الاسلام کی تخریج (اردو)، ڈیڑھ سو سالہ خدمات دارالعلوم دیوبند کانفرنس، نجات نمبر شامل ہیں۔آپ کی کچھ کتب غیر مطبوعہ ہیں جن میں تقریر مشکوٰۃ المصابیح، شرح مسند امام اعظم (عربی)، شرح قصیدہ بردہ (عربی)، شرح قصیدہ بردہ (اردو)، قصیدہ بردہ کے پشتو شعری تراجم کا مجموعہ ، تقریر شرح جامی، تقریر کافیہ، تقریر ہدایۃ النحو، تقریر سلم العلوم، تقریر شرح تہذیب، حضرت شاہ ولی اللہ کی کتاب ہوامع شرح حزب البحر کا اردو ترجمہ، داغہائے دل (شعری مجموعہ)، عصر حاضر کے تقاضے اور مدوجزر (مختلف کالموں کا مجموعہ)، فقہی اور علمی مقالات، فرید الفتاوٰی (دارالعلوم حقانیہ میں اب تک لکھے گئے ہزاروں فتاوٰی کا مجموعہ)، التفسیر (مختلف اساتذہ کے تفسیری نکات اور مطالعاتی خلاصہ جات کا مجموعہ) شامل ہیں۔

آپ 2002ء سے 2004ء تک "اسلامک رائٹر فورم" صوبہ خیبر پختونخواکے صدر رہے اور اس دوران 6 سال تک سہ ماہی "در الفرید" کے ایڈیٹر بھی رہے۔ اس کے علاوہ تین سال تک آپ پندرہ روزہ "نجات" کے نائب مدیر رہے۔ اِس وقت آپ مجلّہ "التنسیق" کے مدیر ہے۔ قاری عبد الباعث صدیقی صاحب نے آپ کو علمی استعداد اور فقہی بصیرت کی بنیاد پر "مفتی اعظم سوات" کا لقب دیا ہے۔[4]

مولانا محمد امین دوست

مولانا محمد امین دوست کا تعلق ضلع صوابی کے علاقے "چھوٹا لاہور" سے ہے۔ آپ کی پیدائش 1954ء میں ہوئی۔ آپ کا تعلق اپنے علاقے کے ایک معزز و محترم خاندان سے ہے۔ آپ نے 1976ء میں باقاعدہ علمِ دین کے حصول کا آغاز کیا اور 1980ء میں آپ جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور یہاں داخلہ لیا۔ جامعہ دار العلوم حقانیہ میں آپ نے وقت کے عظیم مفسرین، محدثین، فقہا اور اصحابِ فضل و کمال سے استفادہ کیا اور علوم ظاہری اور علوم باطنی کی تکمیل کرکے 24 مارچ 1988ء کو فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صلاحیت و استعداد سے نوازا ہے۔ آپ نے اپنے تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ضلع صوابی کے علاقے "چھوٹا لاہور" میں آٹھ کنال کی اراضی پر ایک عظیم الشان دینی مدرسہ بنام "تعلیم الاسلام" قائم کیا ہے۔ آپ کے مدرسے کے اساتذہ اور طلبہ انتہائی منظّم اور باقاعدہ طبیعتوں کے مالک ہیں۔ یہاں طلبہ کو تقریر و تحریر سیکھنے اور تحقیقی مضامین میں دلچسپی لینے کی بھرپور تاکید کی جاتی ہے۔ اور اس معیار پر پورا اترنے والے طلبہ کی مکمل حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور ان کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہاں کے اساتذہ اور طلبہ کی علم دوستی اور پڑھائی میں انہماک کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان جو پورے ملک کی سطح پر مدارس دینیہ کے امتحانات منعقد کرواتی ہے اِن امتحانات میں مدرسہ "تعلیم الاسلام" چھوٹا لاہور ضلع صوابی کے طلبہ اعلیٰ پوزیشنیں لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے ایک دور افتادہ اور پسماندہ علاقے میں ہونے کے باوجود "جامعہ تعلیم الاسلام" میں طلبہ کی بہت کثرت ہے اور یہاں داخلہ لینا دیگر مدارس کی بنسبت کافی مشکل ہے۔ مولانا محمد امین دوست صاحب ایک خوشگوار اور ملنسار طبیعت کے مالک ہیں اور آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے آپ کی علمی استعداد کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ آپ بیک وقت ایک بہترین مفسرِ قرآن اور استادِ حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مصنف بھی ہے۔

آپ زمانۂ طالب علمی سے تصنیف تالیف کا شوق رکھتے ہیں اور زمانہ طالب علمی ہی میں آپ نے "مبادیاتِ فقہ" کے نام سے قواعد فقہ کو مرتب کرلیا تھا۔ آپ کی موجودہ تصانیف کی تعداد "10" ہے اور باقی کچھ کتابیں زیر طبع ہیں۔ آپ کی چند کتابوں کے نام درج ذیل یہ ہیں: 1۔ "صلاح المؤمن" 300 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں، دعا کی اہمیت، آدابِ دعا اور اہمیتِ دعا کے متعلق سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ 2۔ "نمازِ فجر اور اس کی اہمیت" اس کتاب میں نمازِ فجر سے

---

[4] ذاتی انٹرویو، بمقام خانقاہ فریدیہ متصل جامع مسجد منگلور سوات، 13 ربیع الاول 1441ھ / 13 نومبر 2019، سہ پہر 3 بجے۔

متعلق خاص مباحث کا ذکر کرکے اس کی اہمیت سامنے لائی گئی ہے۔3۔ "ٹخنے ڈھانپنے کی شرعی حیثیت " 120 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ٹخنے ڈھانپنے کی شرعی حیثیت واضح کی گئی ہے اور چند عقلی شبہات کا جواب دیا گیا ہے ۔4۔ " بکھرے جواہر " 300 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں متفرق مضامین کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اصلاحی انداز میں قلم بند کیا گیا ہے ۔5۔ "اجتماعیت اور فرقہ واریت " یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے انتہائی قابل قدر کاوش ہے ، کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مفتی اعظم پاکستان جناب مفتی تقی عثمانی صاحب نے جامعہ دارالعلوم کراچی کے ماہنامہ "البلاغ" میں اس کتاب پر تبصرہ کرکے مولانا محمد امین دوست صاحب کی اس علمی کاوش کی تایید و تحسین کی ہے ۔6۔" غربت ، اسباب غربت ، علاج غربت "اس کتاب میں غربت اور اس کے اسباب اور علاج کی طرف بڑی دل نشین انداز میں توجہ دلائی گئی ہے اور بعض ان اعمال کی نشاندہی بھی کی گئی ہیں جو غربت اور ناداری کا سبب بنتی ہے۔7۔ "نکاح آسان یا مشکل "اس کتاب میں نکاح کا شرعی طریقہ کار واضح کیا گیا ہے اور موجودہ دور میں رسم و رواج کی وجہ سے نکاح کرنے میں جو مشکلات اور رکاوٹیں آتی ہے ان کو ذکر کرکے ان سے بچاؤ کی صورتیں واضح کی گئی ہیں اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ نکاح کو جتنا آسان بنایا جائے گا اتنا ہی معاشرے میں بے حیائی اور فواحش کی روک تھام ممکن ہوسکے گی ۔8۔ "علماآخرت اور ان کی ذمہ داری " اس کتاب میں علماء کا مقام ، ان کی ذمہ داری اور موجودہ دور میں امت مسلمہ کی نگہبانی سے متعلق علماء کرام کے لئے ہدایات مذکور ہیں ۔ 9۔" نئی نسل کے بگاڑ کے اسباب " یہ کتاب زیرِ طبع ہے۔

زمانۂ طالب علمی سے ہی آپ تصوف و سلوک سے وابستہ ہوگئے تھے اور اصلاح نفس اور تزکیہ نفس کی فکر میں لگ گئے تھے ۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ کی صحبت سے آپ نے بھرپور استفادہ کیا ۔ حضرت مفتی صاحب نے آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خلافت عطا فرمائی ہے ۔ اگرچہ آپ چاروں سلسلوں میں خلافت حاصل کرچکے ہیں لیکن اب باقاعدہ طور سلسلہ چشتیہ کے طریقہ کے مطابق اوراد و اشغال میں مصروف ہے۔ آپ کو مفتی محمد فرید صاحب کا خادمِ خاص ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور حضرت مفتی صاحب کے بعض اہم امور کے چشم دید گواہ بھی ہے۔آپ اپنے مدرسے تعلیم الاسلام میں ہر جمعرات کو باقاعدگی کے ساتھ سلسلہ چشتیہ کے معمولات اور ذکر و مراقبہ کے لئے مجلس منعقد کرتے ہیں ۔اس دوران اصلاحی بیانات بھی ہوتے ہیں۔آپ ایک بہترین عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ تصوف و سلوک میں بھی ایک اونچے مقام پر فائز ہے۔یہی وجہ ہے کہ آپ تصوف کے زبردست حامی ہونے کے باوجود ان لوگوں پر انتہائی کھلے اور بے غبار انداز میں رد بھی کرتے ہیں جنہوں نے تصوف کی آڑ میں شریعت پر عمل کرنے میں کوتاہی سے کام لیا اور تصوف و سلوک کو چند رسمی وظائف ، دم و تعویذات اور صرف جھاڑ پھونک تک محدود رکھا اور تصوف کا لبادہ اوڑھ کر مخلوق خدا سے ذلیل دنیا کے حصول کو اپنا مقصد بنایا۔ فرماتے ہیں یہ لوگ خود بھی گمراہ تھے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرگئے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے تصوف جیسے پاکیزہ چشمہ صافی کو

گدلا کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک تصوف صرف وہی قابل اعتبار ہے جس میں شریعت کی حاکمیت ہو اور یہی ہمارے اسلاف کا تصوف ہے جس کی طرف ہم دوسروں کو بھی دعوت دیتے ہیں اور جہاں تصوف شریعت سے الگ ہو جاتی ہے وہاں گمراہی کا آجانا یقینی ہو جاتا ہے۔ آپ اپنے مرشد کی طرح سنت نبوی ﷺ کی پابندی کو انتہائی اہمیت دیتے ہیں اور اپنے ہر عمل کو قرآن وسنت کی روشنی میں انجام دینے کی فکر کرتے ہیں۔ آپ کے نزیک تصوف کا مقصود یہی ہے کہ اتباع شریعت کا جذبہ دل میں موجزن ہو جائے اور شریعت مطہرہ فطرت ثانیہ بن جائے۔ آپ کے متعلقین اور شاگردوں میں بھی شریعت پر عمل کا یہی جذبہ نظر آتا ہے۔

مولانا عبداللہ نقشبندی

آپ کا پورا نام عبداللہ بن قاضی غلام جیلانی بن قاضی سید عمر ہے۔ آپ سن 1962ء میں صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع مامونڈ کے گاؤں بدان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ آپ نے مدرسہ قاسمیہ شعبہ بازار پشاور، دارالعلوم سرحد پشاور، خیر المدارس مردان، دارالعلوم رحمانیہ ہوتی بازار مردان میں اکابر علماء سے استفادہ کیا۔ علوم حدیث کی تحصیل کے لئے آپ نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں داخلہ لیا اور سن 1981ء میں وہاں سے سند فراغت حاصل کی۔ علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد آپ مختلف مدارس میں درس وتدریس کے ذریعے علوم شریعت کی ترویج واشاعت میں مصروف ہوگئے۔ شروع میں آپ نے "دارالعلوم ریاض العلوم" باجوڑ سے اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔ آپ نے مسلمان قوم کو جہالت کی تاریکی سے نکالنے کے لئے سن 1983ء میں "جامعہ ضیاء العلوم" کے نام سے بداں گاؤں میں ایک عظیم الشان مدرسہ کی بنیاد رکھ دی جس سے بہت بڑی تعداد میں امت مسلمہ کے جوانوں نے استفادہ کیا۔ آپ اس حقیقت کا بخوبی ادراک رکھتے ہیں کہ مسلمان مَردوں کی طرح مسلمان عورتوں کو علوم دینیہ کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے اسی وجہ سے آپ نے سن 1995ء میں لڑکیوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لئے "جامعہ ضیاء العلوم للبنات" کے نام سے ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھ دی۔ آپ تقریباً گذشتہ 33 سال سے اپنے مدرسہ "جامعہ ضیاء العلوم" میں درس وتدریس سے وابستہ ہیں۔ اس دوران ہزاروں شائقین علوم دینیہ نے آپ سے استفادہ کیا جن میں بہت سارے علماء آج کل بانیین مدارس ہے اور علوم نبوی ﷺ کی نشرواشاعت میں مصروف ہیں۔[5]

سنہ 1981ء میں آپ جامعہ حقانیہ کے استاد حدیث فقیہ العصر مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے۔ آپ کا گاؤں جو تقریباً 1500 گھرانوں پر مشتمل ہے وہاں آپ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ تقریباً پورے گاؤں کے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے علیحدہ خانقاہ کی بنیاد نہیں رکھی بلکہ اپنی مسجد اور مدرسے میں اصلاحی مجالس کا انعقاد کرتے ہیں کیونکہ زیادہ تر عوام کا ان ہی مقامات پر اجتماع ہوتا ہے، یہاں آپ کی ہفتہ وار مجالس ہوتی ہیں جس میں اصلاح ظاہر وباطن کے متعلق آپ کے ملفوظات لوگ

---

[5] سوال نامے کے جواب میں لکھا گیا خط، موصول شدہ 12 اکتوبر 2019ء، بوساطت گورنمنٹ پوسٹ آفس زرخیلہ شموزئی، سوات۔

بڑے شوق اور جذبے سے سنتے ہیں۔آپ کے بیانات موبائل فون میں ریکارڈ کیے جاتے ہیں اور پھر گھروں میں مستورات ان بیانات کو سن استفادہ کرتی ہیں۔اس وجہ سے آپ کے اصلاحی بیانات بہت سارے لوگوں کی زندگی قرآن وسنت کے مطابق بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

تبلیغی ، دعوتی اور اصلاحی سلسلے میں آپ نے تقریباً پاکستان کے اکثر شہروں کا سفر کیا ہے کیونکہ آپ نے پورا ایک سال دعوتی محنت کے سلسلے میں پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور مسلمانوں کو رجوع الی اللہ اور اعمال صالحہ کی ترغیب دیتے رہے۔اس کے بعد تقریباً 28 مرتبہ 40 دن کی تشکیل پر مختلف علاقوں کا اصلاحی دورہ کیا جس میں مخلوقِ خدا کی ایک کثیر تعداد نے آپ سے استفادہ کیا اور ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوا اور وہ سچے پکے مسلمان بن گئے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی نشرواشاعت کو اپنی زندگی کا مقصد اصلی بنادیا۔آپ کی تبلیغی اور اصلاحی مساعی صرف پاکستان تک محدود نہیں بلکہ آپ نے دنیا کے کئی ممالک میں دعوت دین کے سلسلے میں اسفار کئے ہیں۔اس سلسلے میں سن 2002ء میں آپ نے سوڈان کا سفر کیا اور وہاں سات مہینے تک مسلسل دعوت و تبلیغ میں مصروف رہے ،اسی طرح 2007ء میں آپ نے سات مہینے کے لئے یمن کا سفر کیا ، اسی طرح 2012ء میں سات مہینے کے لئے بنگلہ دیش کا سفر کیا ، اس کے بعد 2013ء میں سات مہینے کے لئے افغانستان تشریف لے گئے ، پھر 2017ء میں تین مہینے کے سفر پر اپنی اہلیہ کے ہمراہ نیپال کا تبلیغی سفر کیا۔آپ کی بھرپور علمی اور روحانی صلاحیت کی بدولت مسلم اور غیر مسلم ممالک میں یکساں طور آپ سے مخلوق خدا نے استفادہ کیا جن میں مسلمان مردوں کے ساتھ ساتھ مسلمان خواتین بھی شامل ہیں ۔آپ نے ضرورت کا بروقت احساس کرتے ہوئے امت مسلمہ کی صلاح وفلاح کے لئے اپنے آپ کو وقف کرلیا اور حیاتِ مستعار کے اکثر ایام اسی مبارک محنت میں گزار رہے ہیں۔

مولانا آیاز میاں کانگڑہ

آپ 15 دسمبر 1966ء کو میاں احمد جان کے گھر کانگڑہ شبقدر ضلع چارسدہ میں پیدا ہوئے۔آپ سادات کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔پرائمری تک سکول کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1976ء میں آپ جامعہ دار العلوم حقانیہ تشریف لائے اور یہاں مختلف علوم وفنون کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ 1985ء میں دار العلوم حقانیہ کے اکابر علما و مشائخ سے دورہ حدیث کی کتابیں پڑھیں اور سند فراغت حاصل کی۔[6] فراغت کے بعد آپ نے جامعہ اسلامیہ چارسدہ میں دو سال تک تدریس کی پھر دار العلوم سرحد تشریف لے گئے اور درس وتدریس کے ساتھ مولانا ایوب جان بنوریؒ کے خادم رہے۔ 1990ء میں اپنے پیر و مرشد مفتی محمد فرید صاحب کے مشورے سے آپ نے اپنے علاقے کانگڑہ میں دار العلوم اسلامیہ فریدیہ کی بنیاد رکھی ۔جامعہ دار العلوم حقانیہ سے آپ کا خصوصی تعلق قائم ہے اور آپ جامعہ دار العلوم حقانیہ کے مجلس شوریٰ کے رکن بھی ہیں۔ آپ زمانہ طالب علمی

[6] ذاتی انٹرویو، بمقام خانقاہ فریدیہ، کانگڑہ، شبقدر ضلع چارسدہ، 17 ستمبر 2019ء، بوقت 2 بجے ظہر۔

میں حضرت مفتی محمد فرید صاحب سے بیعت کر چکے تھے اور ان کی مجلس ذکر و مراقبہ میں پابندی کے ساتھ شرکت کرتے تھے۔ سلسلہ نقشبندیہ کے اسباق کی تکمیل کے بعد حضرت مفتی صاحب نے آپ کو اجازت وخلافت سے نوازا۔

دیگر فضلائے حقانیہ کی طرح آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے تصنیف و تالیف کا خاص ذوق عطا کیا ہے۔آپ نے کئی علمی اور روحانی مضامین لکھے ہیں۔آپ کئی علمی رسالوں کے ایڈیٹر بھی رہے اور اساتذہ و مشائخ کے درسی افادات بھی مرتب فرمائے ہیں۔جن میں بعض کا تعارف درج ذیل ہے۔1۔ماہنامہ "النصیحہ" چارسدہ: آپ کئی سال تک ماہنامہ "النصیحہ" کے معاون مدیر رہے اور اس کے لئے مضامین لکھے۔2۔مضامینِ ایاز: مختلف اوقات میں ملک کے مشہور و معروف رسالوں ماہنامہ "الحق، بینات اور "النصیحہ" میں شائع ہونے والے تحقیقی مضامین کا مجموعہ ہے۔3۔تجلیاتِ فرید: آپ نے اپنے مرشد مفتی محمد فرید صاحبؒ کی یاد میں ایک سہ ماہی رسالے کا اجراء کیا۔آپ خود اس رسالے کے مدیر اعلیٰ ہیں۔یہ رسالہ علمی حلقوں میں کافی مقبول ہو رہا ہے۔4۔اورادِ فرید: حضرت مفتی محمد فرید صاحب کے وظائف، دم، قرآنی عملیات اور دعاؤں کا مجموعہ ہے۔5۔ ملفوظاتِ فرید: حضرت مفتی صاحب کی مجلس میں بیان شدہ علمی نکات، ملفوظات، فرمودات اور مواعظ کا مجموعہ ہے۔6۔حالاتِ فرید: اس کتاب میں آپ نے مفتی محمد فرید صاحبؒ کی خدمت میں بیتے ایام کی آپ بیتی اور آنکھوں دیکھا حال تفصیل سے لکھا ہے۔جس میں ایک مرید باخلاص کی اپنے مرشد کے ساتھ محبت و عقیدت کی جھلک بھی ہے اور شریعت و سنت کی پابندی کا عملی اسلوب بھی، جو درحقیقت اسلامی تصوف و سلوک کا طرہ امتیاز ہے۔اس کے علاوہ آپ نے شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے "مشکوٰۃ المصابیح" اور "صحیح مسلم" کے درسی امالی بھی لکھے ہیں۔آپ نے بانی دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب رحمہ اللہ کے "کتاب المغازی" کی درسی تقریر کو بھی مرتب کیا ہے۔لیکن یہ امالی ابھی تک طبع نہ ہو سکی۔[7]

خلاصہ بحث

جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مفتی فرید اور ان سے نسبت رکھنے والے چند علما کی تصنیفی و اصلاحی خدمات کے اس مطالعے سے واضح ہے کہ اس جامعہ کے علما نے تصنیف وتالیف کے ساتھ اصلاحِ فرد و معاشرہ اور تزکیۂ نفس کے حوالے سے قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔اس سلسلے میں مفتی محمد فرید رحمہ اللہ کے خلفا و مریدین میں سے حافظ حسین احمد صدیقی، مفتی محمد وہاب منگلوری، مولانا محمد امین دوست، مولانا عبداللہ نقشبندی اور مولانا محمد آیاز کانگڑہ کی تصنیفی و اصلاحی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان علما کی خدمات اور اصلاحی طرز عمل سے استفادہ کرتے ہوئے معاشرے میں پائی جانے والی خرابیوں کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔

---

[7] اکوڑہ خٹک، اہنامہ الحق (دارالعلوم حقانیہ: مؤتمر المصنفین،(2013)ء شمارہ،577،: 54،55،56۔